سوال

اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد نکاح کرلے اور ابھی اس کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایک شخص فوت ہو جانے کی صورت میں کیا ایک دوسرے کا وارث بنے گا یا نہیں؟ اور اگر عقد نکاح کے بعد رخصتی و دخول سے پہلے مرد فوت ہو جائے تو عورت کی عدت کا حکم کیا ہے، آیا وہ عدت گزارے گا یا نہیں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اگر عقد نکاح مکمل شروط وارکان کے ساتھ ہو جائے اور پھر رخصتی سے قبل دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو عقد نکاح باقی رہے گا، اس طرح خاوند اور بیوی دونوں ہی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور تمہارے لیے اس کا نصف ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو، اور اگر ان بیویوں کی اولاد ہو تو تمہارے لیے چوتھا حصہ ہے جو وہ چھوڑیں، وصیت کے بعد جو وہ صیت کر جائیں، یا قرض ہو اس کی بعد، اور ان بیویوں کے لیے چوتھا حصہ ہے جو تم چھوڑ کر جاؤ اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو، لیکن اگر اولاد ہو تو ان بیویوں کے لیے آٹھواں حصہ ہے جو تم چھوڑ کر جاؤ وصیت کے بعد جو تم نے کر رکھی ہو یا قرض کے بعد النساء (12).

یہ آیت کریمہ عام ہے جو کہ رخصتی سے قبل یا رخصتی کے بعد فوت ہونے والے دونوں کو شامل ہے، اس لیے جب عقد نکاح ہو جائے اور دخول ورخصتی سے قبل زوجین میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو زوجیت باقی رہے گی، اور ان کے مابین وراثت اس آیت کے عموم کی بنا پر مشروع ہوگی، یعنی وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے

رہا مسئلہ نکاح کے بعد دخول ورخصتی سے قبل فونے کی حالت می عدت کا تو عقد نکاح کے بعد دخول سے قبل خاوند فوت ہونے کی صورت میں بیوی پر عدت ہوگی کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور وہ اپنی بیویاں چھوڑیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن عدت گزاریں البقرۃ (234).

یہ آیت دخول سے قبل یا دخول کے بعد فوت ہونے والے شخص کی بیوی کو شامل ہے، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ایسی بیوی کو اپنے خاوند کی وراثت کا حق ملے گا"

ماخوذ از: المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان (135/3).

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک عورت جس کا خاوند رخصتی سے قبل ہی فوت ہو گیا اور اس عورت کا مہر بھی مقرر نہیں کیا تھا کے متعلق فرمایا:

"اسے پورا مہر ملے گا جتنا اس کی دوسری عورتوں کو حاصل ہے، اور وہ عورت عدت بھی بسر کرے گی، اور اسے خاوند کی وراثت بھی حاصل ہوگی"

یہ سن کر معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

"ہماری ایک عورت بروع بنت واشق رضی اللہ تعالی عنہا کے بارہ میں بھی میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی فیصلہ کرتے ہوئے سنا تھا جیسا آپ نے کیا ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2114) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

95026